بھینس یا بھینسا (کٹا) کی قربانی کا شرعی حکم

فتوی نمبر: 00030
دار الافتاء الاسلامی
ادارہ سراج منیر پاکستان

از

سراج منیر پبلیکیشنز
ادارہ سراج منیر پاکستان

تاریخ 23/07/2020 بسم اللہ الرحمن الرحیم ریفرنس نمبر 00030

بھینس یا بھینسا (کٹا) کی قربانی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مفتی صاحب کیا بھینس یا بھینسا کی قربانی جائز ہے؟ بعض احباب سے سنا ان کا کہنا ہے کہ بھینس یا بھینسا کی قربانی کا ذکر قرآن وسنت میں نہیں ہے اس لیے اس کی قربانی جائز نہیں؟ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمایے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

السائل: محمد عدنان (ابوظہبی)

الجواب بتوفیق اللہ تبارک و تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھینس یا بھینسا کی قربانی بالکل جائز ہے جنہوں نے کہا کہ اس کی قربانی جائز نہیں انہوں نے درست نہیں کہا اور اس کی قربانی کے جائز نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں دی یاد رہے کہ بھینسا کی قربانی کے ناجائز ہونے پر قرآن وسنت میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے یہ سب قیاس آرائیاں ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ احکامات اسلامیہ بالخصوص قربانی اور زکوۃ میں بھینس یا بھینسا کا باقاعدہ الگ ذکر نہیں ملتا اس میں کوئی شک نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بھینس یا بھینسا کسی اسلامی حکم میں شامل ہوں گے کہ نہیں ان کی زکوۃ یا قربانی ہوگی کہ نہیں، ان کا گوشت اور دودھ مسلمانوں کے لیے حلال ہوگا یا حرام۔؟ عرض یہ ہے کہ بھینس یا بھینسا کا الگ ذکر نہیں ملتا لیکن یہ ایک ایسا جانور ہے جس کو اسلامی تاریخ میں آج تک گائے کی ایک قسم قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے جو حکم گائے پر لگے گا وہی حکم بھینس پر بھی لگایا جائے گا بنیادی بات یہ ہے کہ کیا بھینس یا بھینسا گائے کی ایک قسم ہے کہ نہیں اگر یہ کہا جائے کہ قسم ہے تو پھر سارے احکامات وہی ہوں گے جو گائے کے ہیں۔ یہاں بھینس یا بھینسا کا گائے کی قسم ہونے کے دلائل کا جائزہ لینا ضروری ہے اس لیے اس سے متعلق دلائل درج ذیل ہیں:

اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تابعین عظام و تبع تابعین اور مابعد علمائے حدیث فقہ اور لغت نے بھینس یا بھینسا کو گائے کی ہی قسم قرار دیا ہے جس کی وجہ سے جو حکم گائے کا ہوگا وہی بھینس/بھینسا کا ہوگا اس حوالہ سے تابعین و تبع تابعین اور آئمہ اسلام و محدثین عظام کے اقوال ملاحظہ فرمایے۔

تابعین و تبع تابعین کے بھینس/بھینسا کے متعلق اقوال و موقف

عظیم تابعین میں سے خلیفہ عدل، عمر ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ خط لکھ کر یہ بات واضح کی کہ بھینس یا بھینسا گائے کی ایک قسم ہے۔ امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ »أَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَةُ الْجَوَامِيسِ كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ الْبَقَرِ.« کتاب الاموال لابن زنجویہ 851/2

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ بھینسوں کی زکوۃ بھی اسی طرح لی جائے جس طرح گائے کی زکوۃ لی جاتی ہے۔

تابعین میں سے حضرت عطا بن ابی مسلم رضی اللہ عنہ سے بھی بھینس یا بھینسا کے بارے میں پوچھا گیا تھا حضرت سعید بن رُزَیق فرماتے ھیں:

سُئِلَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ صَدَقَةِ الْجَوَامِيسِ، فَقَالَ: »هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ.

الاموال لابن زنجویہ 851/2

عطا خراسانی سے بھینس کی زکوۃ کے بارے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: بھینس بھی گائے کی طرح ہے۔ یعنی انہوں نے بھینس کو گائے کی قسم شمار کیا۔

تابعی حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں:

وَالْجَوَامِيسُ تُعَدُّ فِي الصَّدَقَةِ كَالْأَبَاقِيرِ "۔

المصنف لابن ابی شیبۃ 433/2

زکوۃ میں بھینسیں گائے کی قسم میں شمار کی جائیں گی۔

امام سفیان ثوری جناب یونس سے زکوۃ کے باب میں روایت کرتے ہیں:

وَتُحْسَبُ الْجَوَامِيسُ مَعَ الْبَقَرِ۔

مصنف عبد الرزاق 24/4

اور بھینس کو گائے کی قسم شمار کیا جائے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ بِمَنْزِلَةِ ذَلِكَ أَيْضًا۔

الاموال لابن زنجویہ 851/2

اور گائے و بھینس اس معاملہ میں ایک ہی قسم ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ الْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ، تُجْمَعُ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى رَبِّهِمَا۔

مؤطا امام مالک 366/2

اسی طرح گائے اور بھینسیں زکوۃ میں ایک ہی قسم شمار کی جائیں گی ان کے مالک کی طرف سے۔

مذکورہ بالا تابعین عظام اور تبع تابعین عظام کے ہاں بھینس گائے کی ہی ایک قسم ہے اس سے جدا نہیں ہے ان حضرات القدس کا موقف جان لینے کے بعد کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ بھینس کو کوئی الگ قسم کی حیثیت دی جائے۔ اور نہ ہی یہ کوئی آج کل کی نئی بات ہے۔

اب علماء وفقہاء اور محدثین کرام کا موقف جانتے ہیں کہ وہ بھی بھینس کو گائے کی قسم قرار دیتے تھے کہ نہیں اولاً صاحبان لغت جو لغت عرب کے حوالہ سے کلیدی و بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

والجامُوسُ: نَوعٌ مِنَ البَقرِ۔

لسان العرب 6/43

بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔

ابوالعباس حموی فرماتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوعٌ مِنَ الْبَقَرِ۔

المصباح المنیر 108/1

بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔

امام مرتضی زبیدی رقمطراز ہیں:

الجَامُوسُ: نَوعٌ من البَقَرِ۔

تاج العروس 513/15

بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔

المعجم الوسیط میں ہے:

(الجاموس) حَيَوَان أَهلِي من جنس الْبَقر

بھینس گھریلو جانور گائے کی ایک قسم ہے۔

اختصار کے پیش نظر انہی اقوال صاحبان لغت پر اکتفا کرتے ہیں۔اس کے بعد محدثین وفقہائے کرام کے چند اقوال ذکر کرتے ہیں:

علامہ بدرالدین عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

والجاموس ضرب من البَقر۔

عمدۃ القاری 1/ 53

ابوسلیمان باجی فرماتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ سَائِرُ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ مِنَ الْجَوَامِيسِ وَالْبَقَرِ۔

المنتقی شرح المؤطا 2/ 310

علامہ کاسانی حنفی فرماتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ بِدَلِيلِ أَنَّهُ يُضَمُّ ذٰلِكَ إِلَى الْغَنَمِ وَالْبَقَرِ فِي بَابِ الزَّكَاةِ۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع 5/ 69

بھینس گائے کی ایک قسم ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ اس کو زکوۃ کے معاملات میں گائے اور بکری کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

علامہ فرغانی حنفی فرماتے ہیں:

یدخل فی البقر الجاموس لأنه من جنسه۔

الهداية 359/4

بھینس گائے کے حکم میں داخل ہوگی کیوں کہ وہ اس کی جنس سے ہے۔

حیوانیات کے ماہر امام کمال الدین دمیری فرماتے ہیں:

والبقر علی قسمین أحدهما الجواميس.

کتاب الحیوان، ص:163

گائے کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک بھینس ہے

امام ابن المنذر فرماتے ہیں

اجمعوا علی ان حکم الجوامیس حکم البقر

کتاب الاجماع لابن منذر: ص43

اور اس بات پر اجماع ہے کہ بھینسوں کا وہی حکم ہے جو گائے کا ہے۔

اس تمام تر بحث کو بطور فیصلہ امام زیلعی کا قول واضح کر دیتا ہے آپ نے فرمایا:

(وَالْجَامُوسُ كَالْبَقَرِ)؛ لِأَنَّهُ بَقَرٌ حَقِيقَةً إِذْ هُوَ نَوْعٌ مِنْهُ فَيَتَنَاوَلُهُمَا النُّصُوصُ الْوَارِدَةُ بِاسْمِ الْبَقَرِ.

تبیین الحقائق 1 / 236

بھینس گائے کی طرح ہی ہے کیوں کہ گائے اصل ہے اور بھینس اس کی قسم ہے پس جو بھی نص وارد ہوگی دونوں اس میں شامل ہوں گے۔

پس روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بھینس پر بھی وہی حکم لگایا جائے گا جو گائے پر لگتا ہے اور جن جن احکامات میں گائے شامل کی جائے گی اس کے ضمن میں بھینس کو شامل کرنا ضروری ہوگا۔

اب ہم نے یہ جان لیا کہ بھینس گائے کی قسم ہے جس کے بعد مزید دلائل کی ضرورت پیش نہیں آتی ہاں یہ بات ذہن میں رکھیے کہ اگر کوئی بھی حکم قرآن وسنت میں واضح موجود نہ ہو تو اس کا یہ مطلب لینا ہرگز درست نہیں کہ اس کی اہمیت ہی نہیں یا وہ جائز ہی نہیں بلکہ اس معاملہ میں اسلامی تعلیمات و تاریخ کی ورق گردانی کی جائے گی نیز صحابہ و تابعین، تبع تابعین اور محدثین وفقہائے کرام کے اقوال اور صاحبان لغت کی کتب کا مطالعہ کر کے اس کا اصل مفہوم سمجھا جائے گا پھر اس پر حکم لگایا جائے گا۔ ورنہ بغیر دلیل کسی چیز کو ممنوع قرار دینا اسلامی اصول تحقیق سے ناواقفیت کا اظہار ہے اس مسئلہ کو مزید واضح کرنے کے لیے

درج ذیل عبارات پر توجہ فرمائیں:

☆ بھینس اور دنبے کی زکوۃ قرآن وسنت میں واضح الفاظ کے ساتھ موجود نہیں۔ تو کیا ان کی زکوۃ ادا نہیں کی جائے گی۔؟؟؟

☆ بھینس کے دودھ کی حلت قرآن وسنت میں واضح الفاظ میں موجود نہیں۔ کیا بھینس کا گوشت و دودھ پینا حرام ہوگا۔؟

☆ جوار، باجرہ، چاول اور دیگر درجنوں سود یا دیگر وجوہات کی بنیاد پر حرام اشیاء جو اصول سے فروع کی صورت میں سامنے آئی ہیں جن کا مخصوص الفاظ کے ساتھ قرآن وسنت میں ذکر نہیں ملتا کیا ان میں سود نہیں پایا جائے گا۔

☆ اگر بھینس، گائے کی قسم نہیں اور اس کی قربانی جائز نہیں تو ممانعت کی واضح دلیل کیا ہے؟ اور اگر بھینس کی زکوۃ ہے اور اس کا گوشت و دودھ حلال ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

سو شریعت اسلامیہ کے اصول کی روشنی میں بہت سی اشیاء کا حکم باقی احکامات کے ذیل میں فرع کی حیثیت سے آتا ہے یوں ہی بھینسا کا حکم بھی زکوۃ اور قربانی میں گائے کے حکم اصلی کے ضمن میں فرع کی حیثیت سے آئے گا۔ اس لیے بھینسا کی قربانی بھی گائے کی طرح ہی ہوگی۔ بھینسا کی قربانی کو ممنوع قرار دینے پر کوئی دلیل موجود نہیں لہذا اس کی قربانی کی بالکل وہی حیثیت ہوگی جو گائے کی ہے۔

ضروری نوٹ: جو احباب کہتے ہیں کہ بھینسا کی قربانی کا ذکر قرآن وسنت میں کیوں نہیں؟ میں کہتا ہوں کہ اس کا علیحدہ ذکر ضروری نہیں تھا کیوں کہ وہ گائے کی ایک قسم ہے جو اسی کے ماتحت اسی حکم میں ہے۔

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی

سرپرست اعلی ادارہ سراج منیر پاکستان

چیئرمین دارالافتاء الاسلامی